منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج نخاتم - باخاتم و مہر آمدہ منشور محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل گویان صفت و سیرت سرور محمد

نمبر ۱ جلد ۱ | سہ شنبہ ۱۳۰۴ھ | ۱۸۸۷ء | فہرست

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تمہید مذاہب عیسوی جہانیکی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ ہندیہ میں ارد نام بمبئی آنی چاہیے

قبولیت

مکرمی محب فی اللہ اللطیف جناب مولوی محمد شریف صاحب مہتمم مطبع بحر الاسلام منشور محمدی زادعنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پروردگار عالم کے احسانات بے پایان کا شکریہ اگر تمام عمر ادا کرون تو ایک ذرہ بھر ادا نہو کمال احسان اوسکا یہ ہے کہ ہمکو اپنے رسول اکرم شفیع عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مین داخل کیا جنکی خبر توریت و انجیل وصحیفۂ انبیاے سابقین مین درج ہے اور حسب وعدۂ خود ید خلون فی دین اللہ افواجا کے دین اسلام مین کہ جسکا ہم پلہ کوئی مذہب نہین فوج فوج داخل کیا - اے رب العالمین برگشتگان راہ ضلالت کو صراط مستقیم پر اپنے برگزیدہ نبی کے آنے کی ہدایت دے آمین - واضح ہو کہ اس ہفتہ مین بمقام بھنڈارہ عورت و مرد جملہ سولہ اشخاص قوم ہنود سے بخوشی خود مسجد کلان سودا گر پورہ مین اگر مشرف باسلام ہوے اور خدا سے امید کہ ہفتہ عشرہ مین اور بھی چند لوگ زیور اسلام سے مزین ہونگے چنانچہ نام اونکی درج نقشۂ ذیل ہین - براہ مہربانی آپ اسکو درج اخبار نامدار فرماکر اجر عظیم حاصل کرین زیادہ نیاز المرقوم ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۰۴ھ -

قلمی آپکا خادم محمد رفیع مالگذار ڈاکخانہ ضلع بھنڈارہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

اسلامی نام	نام	قوم	سکونت	عمر	نمبر
عبد الرزاق مع اولاد و عورت و پسر و دختران و پسران	گوپی سنگھ	راجپوت	بھنڈارہ	۳۵	۱۰
عبد القادر	بلدیو	چھتری	ایضاً	۴۰	۱

اسلامی نام	قوم	گاؤں	ضلع	عمر	نمبر
محمد امین	کمہار	بہوارہ	بہرائچ	۲۰	۱
عبدالرحیم	گونڈ	ایضاً	ایضاً	۲۴	۱
[illegible]	[illegible]	ایضاً	ایضاً	۳۰	۱
محمد نبی	کلارن	ایضاً	ایضاً	۲۵	۱
[illegible]	[illegible]	جوناپور	جوناپور	۸۰	۱

جملہ سو ۱۶ صرف

قبولِ اسلام

قاضی محمد عبدالحق صاحب دودوی اپنے خط مرقومہ ۲۴ جنوری میں تحریر فرماتے ہیں چک نانگ متصل دودہ ضلع گورداسپور میں ایک شخص کشن سنگھ نامی مشرف باسلام ہوا۔ اوسکا نام فخرالدین رکھا گیا۔

مناظرہ دہلی و رپورٹ مولوی عبدالحق و مولوی عبدالعزیز

صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی آپکی سعی کو خدا مشکور فرمائے خاکسار **مولا بخش** بعد سلام مسنون کے عرض کرتا ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ پادری فیلڈ برلوصاحب (جو بالفعل امریکن مشن کانپور سے تعلق رکھتے ہیں) مجھسے مناظرہ تحریری نہایت سنجیدگی کے ساتھ شروع کیا اور وقت گفتگو کے تنہا مجھسے کہا کہ دیکھئے میں یہ مناظرہ چھپوا دونگا۔ میں نے اوسکے جواب میں کہا تھا بہت خوب ہمارا یہ عین مدعا ہے مگر جب تحریر شروع ہوئی تو دو تین ہی تحریرون میں پادری صاحب کے خیالات بدل گئے چھپوانا تو درکنار تحریر ہی بند کردی اور کاغذون میں نیل ڈال کر میٹھ رہی۔ ابتداء میرے انکے یہہ امر طے پایا تھا کہ ایک سوال اسطرف سے کیا جاے اور ایک اوسطرف سے۔ جو سوال انکے طرف سے پیش ہوا خدا کے فضل و کرم سے اوسکا جواب ایسا دیا گیا کہ بہت جلد اونہین ساکت ہونا پڑا اور باوجود تقاضا کے میرے آخری جواب پر پادری صاحب نے کچھ نہین لکھا اب چونکہ کئے مہینہ کا عرصہ گذر گیا اور بجز نا امیدی کے کسیطرح جواب کی امید نہوی اسلئے مین نے چاہا کہ ناظرین اخبار ہذا بھی اس بحث سے مسرور ہون لہذا آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون۔ میرے طرف سے جو سوال پیش ہوا تھا اوس کے جواب مین پادریصاحب کو بڑی دقت پڑی لہذا فضول باتون سے اوسنے طول دیدیا اور خارج از بحث بہت سے اعتراض پیش کردئے مگر بحمد اللہ مینے سب کا جواب دیا گیا اور اپنے اعتراض کو ایسا مستحکم اور مدلل کر دیا کہ اوسکے جواب سے وہ بالکل عاجز رہے جب انہون نے دیکھا کہ یہان تو چالاکی نے کچھ کام نہ کیا لہذا اونہون نے ایک لچر حیلہ نکال کر مناظرہ کو بند کر دیا اور اپنی آخر تحریر کا جواب مجھسے نہ لیا باوجودیکہ مین نے تکرار اون کے پاس بھیجا۔ آیندہ مین اسے بھی اونکی خدمت مین بھیجنے کا قصد رکھتا ہون۔

سوال

قرآن شریف مجلد آسمان سے نازل ہوا یا کہ آیات

اور سورتون مین وقتاً فوقتاً۔ اگر مجلّد نازل ہوا تو اوسکا کیا ثبوت ہی۔ اور اگر آیات اور سورتونمین نازل ہوا تو کاغذ پر یا بواسطہ جبرئیل۔ اگر زبانی آیتین اور سورتین نازل ہوتی تہین معرفت جبرئیل فرشتہ کے تو آیا محمد صاحب اوسیوقت خود لکھہ لیتے تھے یا کسی سے لکھوا لیتے تھے اور کس چیز پر لکھا جاتا تہا۔ الراقم پادری آئی فیلڈ بریواز کانپور مرقومہ ۲۶ فروری ۱۸۹۶ء

جواب

قرآن مجید وقتاً فوقتاً نازل ہوتا تہا مجلد نازل نہین ہوا جسوقت کوئی آیت نازل ہوتی تہی اوسیوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن اصحاب سے جو کاتبانِ وحی مقرر تھے لکھنے کے واسطے حکم فرماتے تھے۔ اور وہ کاتب کاغذ پر اور اگر کاغذ اوسوقت نہ موجود ہوا تو برگ خرما یا چمڑے یا پتہر پر لکھہ لیتے تھے۔ علاوہ اسکے جو اصحاب کہ زیادہ شائق تھے اور لکھنا جانتے تھے وہ خود اپنے واسطے لکھہ لیتے تھے مگر عموماً یاد کرنے کا دستور تہا یہان تک کہ لکھنے والا بہی تحریر کے بہروسے نہ رہتا تہا بلکہ نوک زبان پر یاد کر لیا کرتا تہا۔ اکثر اصحاب حافظِ قرآن تھے اور بعض اصحاب ایسے تھے کہ وے سب سے زیادہ قرآن کے شغل واہتمام مین مصروف رہتے تھے ایک ایک آیت کو بکمالِ حزم واحتیاط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھتے تھے اور یاد کرتے تھے۔

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حین حیات اسلام اکثر ملک عرب مین شایع ہوگیا اسواسطے قرآن بہی ہر جگہ بہ شتہر ہوگیا تہا بلکہ ہر نماز اور جماعت عام مین قرآن کا پڑہنا ضروری تہا اور خلوت مین بہی قرآن کی تلاوت اور وِرد اور یاد کرنا ثواب عظیم تہا

راقم چودہری مولا بخش ۱۴ مارچ ۱۸۹۶ء۔

دوسری تحریر پادریصاحب کے جواب مین۔

عنایت فرماے بندہ پادری آئی فیلڈ بریو صاحب امریکن مشن کانپور۔ آپ نے اپنی تحریر کا عنوان یہ قایم کیا ہی۔ چودہری مولا بخش کے جوابات پر اعتراضات اس عنوان پر مجہے کئے شبہے مین مناسب سمجہتا ہون کہ اور جوابات کے ساتہہ اوسکا رفع بہی آپ فرماین اوّل یہ کہ میرا ایک مسلسل جواب ہی آپ نے جوابات کہنہ قرار دیا۔ دوسرے یہ کہ جو کچہہ آپ نے تحریر کیا ہے وہ میرے جواب پر کوئی اعتراض نہین ہی بلکہ پہلے اعتراض مین تو آپ نے میرے ایک دعوی کی سند دریافت کی ہی اور دوسرے اعتراض مین دو سوال جداگانہ کئے ہین جنکو پہلے سوال سے تعلق نہین ہی۔ اور جواب کے کسی جز پر سند طلب کرنا اعتراض مین داخل نہین چنانچہ ماہرین فن مناظرہ پر یہہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ اب آپ اپنے شکوک کے جواب بہی ملاحظہ کیجئے مین نے لکھا تہا کہ جسوقت کوئی آیت نازل ہوتی تہی اوسیوقت کاتبانِ وحی کو بلا کر لکھوا دیا کرتے تہے اسکا آپ ثبوت چاہتے ہین اور اس کتاب کا نام اور صفحہ دریافت کرتے ہین۔ بہت خوب اتقان فی علوم القرآن مطبوعہ کلکتہ صہ ۱۳۳ و ۱۳۷۔ اور خطبات احمدیہ

مین سے اوس خطبہ کا صفحہ ۶ وے ملاحظہ کیجئے جو
قرآن شریف پر ہے اوسمین یہ مضمون بتصریح موجود
ہے۔ اور کیا خوب ہو کہ آپ اس مسئلہ کی تحقیق مین
خود علماے محققین مسیحیہ کی تحریرین ملاحظہ کرین
خصوصًا نرپبل سرولیم میور صاحب کی تاریخ محمدی
کی جلد اول صفحہ ۱۴۱ سے ۲۲۲ تک۔ اسی تاریخ مین
قرآن مجید کی نسبت یہہ بھی فرماتے ہین کہ تمام جہان
مین کوئی ایسی کتاب نہین ہے جو بارہ سو برس تک سے
ایسی خالص رہی ہو۔

جناب پادری صاحب آپ انجیل کا سا حال قرآن مجید
کا نہ خیال کیجئے کہ تخمینًا دو سو برس تک کہین اوسکا
پتہ و نشان نہین چلتا کہ کس نے لکھی اور کب لکھی گئی
اور کس کے روبرو لکھی گئی اور جن سوالات کو آپ نے
دوسرا اعتراض قرار دیا وہ نہ واقعہ مین میرے جوابات
پر کوئی اعتراض ہی اور نہ پہلے سوال سے کچھ تعلق
اسلئے مین چاہتا ہون کہ آپ اپنے پہلے سوال کا
تصفیہ تمام کرلین اور تحریر فرماوین کہ اب بھی اوس
سوال کے نسبت کچھ دریافت کرنا نہین ہے اوسکا
کافی جواب مجھے ملگیا اوسوقت مین آپ کے ان دوسرے
سوالون کا جواب بہت خوشی سے دونگا تاکہ خلط
بحث نہونے پاوے۔ مگر چونکہ مجھے احقاق حق اور
سچی بات کا ظاہر کرنا مقصود ہے اسلئے بعض امر
ضروری آپ کے سوالون کے نسبت دریافت کرنا چاہتا
ہون تاکہ آیندہ تحریر مین اوسکے بموجب جواب دیا
جاے۔ آپکے دوسرے اعتراض کا محصل صرف دو

سوال ہین اول حضرت خاتم النبین سید المرسلین
احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم
کی پیغمبری کا کیا ثبوت ہی اور اونکا کلام وحی الہی
کس دلیل سے ہی۔

پہلے سوال کے نسبت مجھے یہ دریافت کرنا ہی کہ آپکے
نزدیک پیغمبری کی کیا کیا علامتین ہین چونکہ انبیای
سابقین کی پیغمبری کو آپ تسلیم کرتے ہین اس لئے
ضرور ہے کہ آپ نے اونہین خاص علامات اور
دلائل کے ذریعہ سے اونکی پیغمبری تسلیم کی ہوگی
اس لئے مین چاہتا ہون کہ آپ سے وہ علامات
سنون اور اوسی قبیل کی علامتین حضرت محمد مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ثابت کرون۔ دوسرے
سوال کے نسبت اول تو مین یہی کہتا ہون کہ وحی
کی بھی علامات اونسے نیان بیان کردیجئے کہ جنکی
وجہ سے معلوم ہو جاے کہ فلان کلام وحی ہی اور
فلان نہین۔ دوسرے یہ کہ بعد ثبوت پیغمبری
اوس پیغمبر کے کلام کا وحی الہی ہونا کسی جداگانہ
دلیل سے ثابت ہونا ضرور ہی یا صرف ثبوت پیغمبری
اسکے کلام کے وحی ہونے کے لئے کافی ہے۔

الراقم چودھری مولا بخش مہتمم مورخہ ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء

تیسری تحریر پادری صاحب کے جواب مین۔

پادری آئی فیلڈ بریو صاحب امرتسر مشن کانپور
سلامت۔ آپ کی تحریر مرسلہ ۲۵ مارچ ۱۸۸۶ء پہونچی
اوس نے اس امر کو ظاہر کردیا کہ آپکو تحقیق اور
اظہار حق منظور نہین ہے۔ مگر مین سمجھتا ہون

جب اپنے اپنی ہمت کو مناظرہ کے طرف مصروف کیا ہے تو گلا عجب ہی کہ وہ قادر مطلق آپ کے دل کو تحقیق کے نور منور کرے اور عامیانہ تقلید اور خود غرضی کی تاریکی سے نکالے اور دل سے میری دعا بھی ہی اللہ قبول فرمائے۔

اب مین جواب دینے سے پہلے مختصر تمہید لکھتا ہون آپ اور جمیع ناظرین بغور و انصاف ملاحظہ فرمائین آپ کا پہلا سوال یہ تہا کہ قرآن شریف مجلد آسمان سے نازل ہوا تہا کہ آیات و سورتون مین وقتاً فوقتاً اگر مجلد نازل ہوا تو اوسکا کیا ثبوت ہی اور اگر آیات و سورتون مین نازل ہوا تو کاغذ پر یا بواسطہ جبرئیل اگر زبانی آیات و سورتین نازل ہوتی تہین معرفت جبرئیل فرشتہ کے تو آیا محمد صاحب اوسیوقت خود لکھ لیتے تھے یا کسی سے لکھوا لیتے تہے اور کس چیز پر لکھا جاتا تہا انتہی۔

آپ کے اس سوال کی عبارت سے ہر ایک فہمیدہ یہی سمجھ سکتا ہی کہ آپ نے قرآن مجید کو وحی تسلیم کر کے اوسکے نزول کی کیفیت اور اوسکے لکھے جانے کی حالت دریافت کی ہی۔ آپ کی تحریر بھی کہہ رہی ہے کہ آپ قرآن شریف کے آسمان سے نازل ہونے مین تردد نہین کرتے بلکہ اس امر مین تردد کرتے ہین کہ آیا وہ ایکبار کی مجلد نازل ہوا تہا تہوڑا تہوڑا وقتاً فوقتاً اور اگر تہوڑا تہوڑا نازل ہوا تو کس طرح ہوا آپ اس سوال مین یہ دریافت نہین کرتے کہ آسمان سے نازل ہونے کا کیا ثبوت ہی بلکہ یہ دریافت کرتے ہین مجلد نازل ہونے کا کیا ثبوت ہی اور کوئی عاقل یہ سوال نہین کر سکتا بغیر اوسکے کہ نفس نزول آسمانی تسلیم کرلے اب وہ تسلیم خواہ بسبیل تنزل ہو یا واقعی تصدیق۔ پس جب قرآن شریف کا آسمان سے نازل ہونا آپ مان چکے تو اوسکا وحی ہونا بھی آپنے تسلیم کرلیا کیونکہ جو کلام آسمان سے نازل ہوتا ہے اوسیکو وحی کہتے ہین لہذا میرے وحی کہنے پر اسوقت آپکو اعتراض کرنا بغیر اسکے نہین ہو سکتا کہ آپ جواب شافی پاکر دوسرا پہلو اختیار کرنا چاہتے ہین ذرا آپ اوس پہلو بدلنے کے الزام کو یاد کیجئے جو آپ نے اپنی تحریر مورخہ ۱۸ مارچ مین ناحق مسلمانون کو دیا ہی خدا کے لئے پہلو نہ بدلئے اپنی بات پر قایم رہئیے تمہید کے بعد مین اصلی مدعا عرض کرتا ہون مین نے جو آپکے عنوان پر اعتراض کیا تہا اوسکا جواب آپنے نہ دیا خیر جانے دیجئے۔ آپ کی غرض یہ ہوگی کہ اگر پہلے اعتراض نہ کئے تھے تو اب بھی بہت خوب اب جو اعتراض آپنے کئے ہین اونکا جواب بہی سن لیجئے۔ آپ لکھتے ہین کہ آپ کے مذکورہ جواب مین بہت سی باتین ہین جو کہ صحیح نہین ہین (۱) کاغذ پر آیتون کا لکھا جانا صحیح نہین کیونکہ اوس زمانہ مین کاغذ کا ایجاد نہین ہوا تہا۔

جواب۔

افسوس ہے کہ آپ کو اپنی مذہبی کتابون پر بھی نظر نہین ہے۔ نامہ دوم یوحنا باب اول۔ ورس ۱۲ ملاحظہ ہو۔ مجھے بہت سی باتین تمہین

لکھنی ہی یہ مین نے نہ چاہا کہ کاغذ اور سیاہی سے
لکھون لیکن امیدوار ہون کہ تم پاس آون الخ
اور شرح فقرۂ بیبل نامۂ دوم تمطاؤس مین باب ۴
ورس ۱۳ شرح مین ہی۔ کتابین جو مذکور ہوئین کاغذ
پر لکھی تہین پراق کے طومار چمڑے تھے جو لکھنے کے
لئے بنائے اور کمائے ہوئے تھے اور انہین پر یقیناً
خاص باتین لکھی گئین تھین اور اس باعث رسول انکو
قیمتی سمجھتا تہا انتہی۔ کیجئے جناب آپکی الہامی کتاب
اور اوسکی تفسیر قرآن مجید کے لکھے جانے سے سیکڑون
برس پیشتر کاغذ کا وجود بتا رہی ہی سہر کیا آپ ان
سب کو جھوٹا کیا چاہتے ہین۔ غرض کہ کاغذ کا
وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ والتحیۃ کی پیدایش سے
بہت پہلے ہی گو وہ کسی قسم کا کاغذ ہو۔ پس آپکا
یہ کہنا کہ اوس زمانہ مین کاغذ ایجاد نہین ہوا کسی
طرح صحیح نہین ہوسکتا۔

(۲) جو اصحاب حافظ قرآن تھے اونکا حفظ صحت
کے ساتہ تھا کیونکہ جب عثمان پر یہ بات روشن
ہوی کہ قرآن کی نقلین اور قرآن کے حافظ متفرق
جگہون مین آپس مین اختلاف رکہتے ہین تو حکم دیا
کہ ابوبکر کی نقل سے قرآن بہت ہوشیاری اور
صفائی سے نقل کیا جاے بعد ازان یہ درست
شدہ نقلین دور تک پہیلائی گئین اور پرانی
برباد کی گئین۔

جواب

حفظ کے صحیح نہونے کی دلیل جو آپ نے پیش کی ہی

وہ صرف آپکی فہم کا قصور ہی اور نہین معلوم کہ
آپنے کہان سے اوسے نقل کیا ہی۔ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ کی نقلین کرا کر اطراف مین بہیجنے کا
سبب یہ ہوا ہی کہ شام اور عراق کے مسلمانون
مین بعض الفاظ قرآن شریف کے نسبت اختلاف
ہوا۔ حذیفہ نے اس معاملہ کو دیکہکر حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آکر کہا کہ اے مسلمانون
کے سردار خبر لے اس امت کی پیشتر اس سے کہ باہم
قرآن مین مختلف ہوجائین مانند مختلف ہونے
یہود اور نصاری کے اوسوقت حضرت عثمان نے
اسکا اہتمام کیا۔ یہان سے معلوم ہوا کہ حضرت
خاتم النبین سید المرسلین پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دیکہنے والون کو قرآن شریف
کی صحت کا نہایت مرتبہ اہتمام تہا کہ ایک شخص نے
باہم اختلاف کی خبر دی تہی اوسپر فورًا یہ اہتمام
کیا گیا کہ اسکی نقلین کرا کر جابجا بہیجدی گئین
یہان سے بخوبی ظاہر ہوتا ہی کہ سیکڑون بلکہ
ہزارون صحابہ مکہ اور مدینہ شریف مین رہتے
تھے اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے قیام کا مقام
اور دار الخلافت تہا وہان ذرا سا بہی اختلاف
باہم نہا کیونکہ اگر اختلاف ہوتا تو حضرت عثمان رضہ
اوسیوقت ضرور اوسکے مٹانے کا اہتمام کرتے
جیسا کہ صرف حذیفہ کے خبر پر اوسکا اہتمام کیا
اور یہی امر خود حذیفہ کے قول سے ثابت ہوتا
ہے کیونکہ وہ حضرت عثمان رضہ سے کہتے ہین کہ

اسوقت امت کی خبر لے پہلے اس سے کہ وہ باہم قرآن مین مختلف ہوون - پس معلوم ہوا کہ اسوقت تک کوئی ایسا اختلاف نہین تہا جو باعث خرابی ہو - اور وہ جو شام اور عراق کے مسلمانون مین بعض الفاظ کے نسبت اختلاف ہوا تہا اوسکی وجہ یہ نہ تہی کہ اونکی یاد مین قصور تہا بلکہ یہ وجہ تہی کہ ابتدا مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف لوگون کے روبرو بعض الفاظ کو مختلف طور سے سامعین کے محاورے کے موافق پڑھ دیا تہا تو جسنے جو سن لیا اوس نے خاص اوسی لفظ کو قرآن کا کلمہ جانا اور دوسرے لفظ کو جو اوسکا ہم معنی ہی قرآن کا کلمہ نہین جانا کیونکہ اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص اوس لفظ کو نہین سنا تہا - غرضکہ جسنے جو لفظ سنا تہا وہ اوسے خوب یاد تہا اسیوجہ سے وہ دوسرے لفظ کو غلط بتاتا تہا اور جو لوگ قریب کے رہنے والے اور اکثر صحبت مین حاضر ہوکر قرآن شریف حضور کی زبان سے اکثر سنا کرتے تہے وہ ہر طور سے واقف تہے اسواسطے اونمین اختلاف نتہا - اور بالفرض اگر شام اور عراق کے بعض لوگون مین بسبب قصور حفظ ہی کے اختلاف ہوا تو اوس سے تمام حافظان قرآن کی صحت مین خلاف نہین پڑ سکتا - مثلاً اس زمانہ مین ہزارون بلکہ لاکھون حافظ قرآن ہین اب اگر کسی گانون یا شہر مین چند مسلمان قرآن شریف کے کسی لفظ یا قرات مین اختلاف کرنے لگین تو اوسکی وجہ سے نہ تو اور ملکون اور شہرون کے حافظان قرآن کے حفظ مین کوئی نقص عاید ہوسکتا ہی اور نہ خود قرآن مین کسیطرح کا نقصان متصور ہی ایسا ہی اوسوقت کے اختلاف کو خیال کر لینا چاہئے - باقی آئندہ

ضرورت اسلام

موافقین و مخالفین کی تواریخ سے ثابت ہے کہ قبل زمانہ نزول قرآن کے تمامی دنیا مین جہل و کفر و نادانی و بت پرستی و لڑائی جہگڑے و خلاف و اختلاف کی ایسی گرم بازاری تہی کہ ہر شخص دوسرے کے خون کا پیاسا تہا اور اوس زمانہ کے سلاطین مین ضعف و سستی و تکاسل خصوصاً امور دینیہ مین اسقدر ضعف آگیا تہا کہ جسکا بیان نہین اور یہود و نصارے بھی طرح طرح کے گمراہی و بدعت و رسم و رواج مین مقید ہوگئے تہے اسکے مطابق وعدہ الہی و قوانین قدرت و عادات الہی بیشک ایک مصلح قوم و مہذب ملت و قوانین جدید کے جو ان فسادات کو دفع کرے اور دنیا مین امن چین بخشے اور دوست دشمن سب کو راحت پہونچاوے اور خالق مطلق کے خالص عبادت لوگون کو تعلیم کرے ضرورت تہی اس لئے ہم مسلمانون کو دعوی ہی کہ وہ قانون جدید بہی قرآن ہی جسنے سب کو ایک کر دیا اور سچی و خالص عبادت لوگون کو تعلیم فرمائی

ولیم میور صاحب لائف آف محمد مین لکہتے ہین

ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اوس نے
(یعنے مذہب اسلام نے) ہمیشہ کے واسطے توہمات
بالخاصہ جنکی تاریکی مدتون سے عرب کے ملک جزیرہ نما
پر چھارہی تہی کالعدم کردیا اسلام کے صدے آجنگ
کے روبرو بت پرستی موقوف ہوگئی اور خدا کی
وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور
ہر ایک جگہہ حاضر کی ہوی قدرت کا مسئلہ حضرت
محمد کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایسا
ہی زندہ اصول ہوگیا ہی جیسے کہ خاص حضرت محمد
کے دل مین تہا مذہب اسلام مین سب سے پہلی بات
جو خاص اسلام کے معنے ہی یہ ہی کہ خدا کے مرضی
پر توکل مطلق کرنا چاہئیے بلحاظ معاشرت کے
یہی اسلام مین کچھہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ
مذہب اسلام مین یہ ہدایت ہی کہ سب مسلمان
آپس مین ایک دوسرے کے ساتہ برادرانہ محبت
رکہین یتیمون کے ساتہ نیک سلوک کرنا چاہئیے
غلامون کے ساتہ نہایت شفقت برتنی چاہئیے
نشہ کی چیزون کی ممانعت ہی مذہب اسلام اس
بات پر فخر کرسکتا ہی کہ اس مین پرہیزگاری کا
ایک ایسا درجہ موجود ہی جو کسی اور مذہب مین
نہین پایا جاتا۔ مورخ گبن لکہتا ہی کہ حضرت
محمد کی سیرت مین سب سے اخیر جو بات غور کرنیکے
لایق ہی وہ یہ ہی کہ اونکا عظیم الشان لوگون کی
بہلائی و بہبودی کے حق مین مفید ہو یا مضر جو
لوگ کہ آنحضرت کے سخت دشمن ہین وہ بہی اور بہا

متعصب عیسائی اور یہودی تہے باوجود پیغمبر جی
نہ ماننے کے اس بات کو تو ضرور تسلیم کرینگے
کہ آنحضرت نے دعوی رسالت ایک نہایت مفید
مسئلہ کے تلقین کے لئے اختیار کیا گو وہ یہہ نہین
کہ صرف ہماری ہی مذہب کا مسئلہ اوس سے
اچھا ہے مگر گویا وہ اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ
سوا ہمارے مذہب کے اور تمام دنیا کے مذہبون سے
اسلام اچھا ہے آنحضرت یہودیون اور عیسائیون
کے کتب سماویہ قدیمہ کی سچائی اور پاکیزگی اور
انکے بانیون یعنے اگلے پیغمبرون کی نیکیون اور
معجزون اور ایمانداری کو مذہب اسلام کی بنیاد
خیال کرتے تہے عزت کے بت خدا کے تخت کے
روبرو توڑدی گئی اور انسان کے خون کے
کفارہ کو نماز روزہ خیرات سے بدل دیا جو ایک
پسندیدہ اور سیدہی سادہی طریقہ کی عبادت
ہے (یعنے جو انسان کی قربانی بتون پر ہوتی تہی
اوسکو معدوم کردیا اور جو خدا کے نماز و
روزہ و خیرات کو بطور کفارہ قرار دیا) اونکی
عقبی کی جزا و سزا ایسے تمثیلون مین بیان کی
جو ایک جاہل اور ہوا پرست قوم کے طبیعت کی
نہایت ہی موافق تہین آنحضرت نے مسلمانون
مین نیکی اور محبت کی ایک روح ڈال دی
آپس مین بہلائی کرنے کی ہدایت کی اور اپنے
احکام اور نصیحتون سے انتقام کی خواہش اور
بیوہ عورتون اور یتیمون پر ظلم و ستم ہونے کو

روک دیا قومین جو کہ مخالف تہین اعتقاد من اللہ
فرمان بردار ی مین متفق ہوگئین خانگی جھگڑون
مین جو بہادری بیہودہ طور سے صرف ہوتی
تہی نہایت مستعدی سے ایک غیر ملک کے دشمنون
کے مقابلہ پر مائل ہوگی انتہی۔

رائتم محفوظ بایات اللہ وصیانتہ عزاہ فالسماوی ارتقام کلکتہ

عیسائیونکا فریب

کئے روز ہوئے کہ مین اپنے ایک دوست کے عیادت
کو گیا تہا وہان سے لوٹتے وقت سیالدہ کی
اسٹیشن کے پاس پادری خر عیسیٰ سے ملاقات
ہوی بعد سلام و مصافحہ و مزاج پرسی وغیرہ کے فرمانے
لگے کہ میرے پاس مذہب اسلام کے بہت سی
کتابین ہین اور میرا ارادہ ہی کہ مین اون سب کو
فروخت کر ڈالون مینے کہا کہ کیون آپ ان کتابون
سے اسقدر ناخوش ہوے جو سبکو یکبارگی
علیحدہ کرنے پر مستعد ہوگئے کہنے لگے کہ مین نے
ان کتابونکو بغرض تحقیق مذہب اسلام خریدی
تہی اور اب مجہے اوسکی حقیقت معلوم ہوگئی اس
لئے انکو علیحدہ کیا چاہتا ہون تب مین نے مسکرا
کر کہا کہ مذہب اسلام کی حقیقت آپکو معلوم ہوگئی
تب ذرا سنبہل کر کہنے لگے کہ ہان بقدر اپنی
سمجہ کے مین سمجہ گیا پس آپ کو ان کتابون کی
ضرورت ہی اگر منظور ہو تو غریب خانہ یہان سے

منشور محمدی نمبر ۱۵ جلد ۶

قریب ہی وہان تشریف لے چلئے اور جو کتاب پسند
ہو خرید فرمائیے یہ کہا خیر کہا مضائقہ چلئے آخر مین
لوگونکی ہمراہ اونکے مکان کے طرف چلا راستہ مین انہون
نے مسلمانون کے آپس کے جھگڑون کے کچہ قصے
شروع کئے دو ایک واقعات سننے کے بعد مین نے
کہدیا کہ اونکی بیان سے آپ خوش نہین ہوسکتے کیونکہ
اس سے کہین بڑہکر آپکی خانہ جنگیان کتابون مین
لکہی پڑی ہین خصوصا برٹشنڈ و کاتہولک کے
اختلافات ایسے نہین جنکو کوئی نہ جانتا ہو اتنی مین دو
تین لڑکے و لڑکیان سامنے آئین جو پادری صاحب
کو لپٹ گئین اور یہ حضرت جیب سے پیسے نکال کر اونکو
دینے لگے پوچہنے سے معلوم ہوا کہ یہ اونکی صاحبزادیان
تہین جو اسکول کو جارہی تہین خیر کچہ اور آگے بڑہکر
اونکے مکان پر پہونچے تو پادری صاحب عربی وفارسی
کی دو بائبل اور ایک دستان مذاہب لائے جسنے
کہا کہ بس یہی مذہب اسلام کی کتابین ہین تب کہنے
لگے کہ نہین اور لاتا ہون اور یہ کہکر چند اپنے رسالے
اور عبدالحق عیسائی کا ایک رسالہ لائے مین نے کہا
ان سب کے تو جواب ہوگئے ہین اور یہ ان نعوبات سے
مجہے کیا غرض آپ مذہب اسلام کی کتابین لائیے
اور ناحق میرا وقت نہ ضایع کیجئے تب فرمانے لگے
کہ اچہا مین لاتا ہون یہ کہکر معارج النبوۃ لے آئے
اور کہنے لگے کہ اسی سے مین نے اپنا یہہ رسالہ مرتب
کیا ہی جس مین لکہا ہی کہ قرآن مین تحریف و کمی و
زیادتی ہوی ہی مین نے کہا کہ ہان فدا پناہ

رسالہ جس مین آپ نے قرآن کی تحریف ثابت کی ہر دکھلائے اور اس کتاب کی وہ عبادت جس سے یہہ مطلب ثابت کیا ہی معائنہ کو کرائے کہنے لگے ہان ملاحظہ فرمائے وہ یہہ ہی اور اوس کتاب کا ایک مقام نکال کر مجھے پڑھنے کو دیا مین نے ذرا اوپر سے جو اوسے دیکھا تو اوسکا یہہ مطلب تہا کہ مکہ کی فتح کے روز چند شخصون کے قتل کا حکم شریعت سے ہوا تہا منجملہ انکے ایک عبداللہ بہی تہا اور اوسکا یہہ حال تہا کہ وہ ایک مرتبہ مسلمان ہوکر پہر کافر ہوگیا تہا اور لوگون سے یہہ کہہ رہا تہا کہ مین نے قرآن لکہا اور اوس مین لمی وریاسی کی دیا ہی پس اوسکے ایسے قول کو پادری صاحب نے اپنے رسالہ مین نقل کیا اور بزعم خود اس سے قرآن کی تحریف ثابت کیا تب مین نے کہا پادری صاحب اس سے تو آپ کا مطلب نہین ثابت ہوتا کیونکہ یہہ تو جب ثابت ہوتا کہ عبداللہ کوئی مسلمان ہوتا اور آپ نے بہی اوسکو اوسی طرز و انداز سے لکہا ہے لیکن یہہ تو کافر اور شریعت اسلامی کا اشتہاری مجرم ہے پہر افسوس کا کیا اعتبار افسوس ہے کہ آپ ایسے ہی کفریات ولغویات سے رسالہ ترتیب دیکر مصنفون مین شامل ہوا چاہتے اور ہمارے عوام مسلمانون کو فریب دیا کرتے ہین اسکو سنکر پادری صاحب زرد ہوگئے اور اونکا چہرہ یکبارگی فق ہوگیا مین نے کہا خیر آپ مجہکو فریب دیکر وہان سے ٹالے مگر اوس سے یہی کام نکلا کہ آپ کی یہہ فریب [illegible] کہل گئی اور گول تالاب وغیرہ پر جو منہ پہاڑ

پہاڑ کر عوام مسلمانون کے سامنے آپ یہہ کہا کرتے تہے کہ مین نے مسلمانون کے کتابون سے قرآن کی تحریف ثابت کردی ہی اور میرا یہہ رسالہ بیمثل ہے اور کوئی اوسکا جواب نہین لکہہ سکتا ان سبکا جواب ہوگیا اور آپ کی بلند آہنگی آپکے سامنے پست ہوگئی یہہ کہکر مین روانہ ہوا اور پادری صاحب کو انکی مکان ہی پر نادم و حیران چہوڑ آیا

مرسلہ محمد عبداللہ از کلکتہ ۲۵ ماہ ۱۸۸۶ء

قرآن مجید

ثنا لقارئین کلام ربانی کو مژدہ ہو کہ اندنون سیوریس دہلی مین ایک ایسا نایاب اور لاجواب کلام مجید بخط جلی چھپکر تیار ہوا ہی کہ جسکا ثانی آجتک عہد طباعت مین کوئی کلام مجید نہین چھپا تہا زیادہ تعریف و توصیف لکہنے کو تو ایک دفتر چاہیے مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہی کہ اس کلام مجید کے ہر صفحہ مین جسکا طول ۱۲ انچ اور عرض ۱۰ انچ ہے نو سطرین قطعات کی قلم سے مع ترجمہ و فوائد وغیرہ ایسی خوشنما لکہی گئی ہین کہ جو قابل دید ہین ہر ایک سیپارے اور ہر ایک منزل کے اوّل اور آخر پر سرخ بیل عجیب ہی لطف دکہاتی ہی اس پاک کلام مجید کی کامل

جلد کی ضخامت تیرہ سو صفحے کی اور پوری جلد
وزنی بارہ سیر کی ہے **قیمت** فی جلد
کاغذ ولایتی تیس روپیہ اور کاغذ دیسی کے کہ وہ
بھی مثل ولایتی کے دبیز ہے اور ہر سطر مین رنگ
حنا کیا گیا ہے **تیس روپیہ** ہے محصول
تقرری درخواست خریداری بنام مہتمم دہلی سیوریس
بنام اڈیٹر اخبار **سفیر** **منڈولکن**
گزٹ آنی چاہیے فقط۔ - - - -

تفسیر آسمانی

اردو سلیس مین یہ تفسیر تحریر کی گئی ہے
اس تفسیر کی چھ جلدین اور ایک مقدمہ ہی مقدمہ
بھی ایک ضخیم کتاب ہی جس مین خدا کی ذات وصفات
اور نبوت اور ملائکہ اور الہام اور دوزخ وجنت
کی حقیقت سے بحث ہی اور پادریون اور مخبریون
اور دہریون اور برہمو اور آریہ وغیرہ مخالفین
کے شکوک کا جواب باصواب پھر مجملاً مطالب قرآن
کی تشریح اور عرب کی حالت سابقہ اور مصطلحات
قرآن کا بیان ہی اور ساتون قرأت اور دیگر
امور متعلقہ باصول تفسیر کا بیان ہی یہ مقدمہ چھپ
چکا بڑی تقطیع پر ساڑھے بارہ جزو مین ہے
اسکی قیمت بی محصول عہ ہین اول جلد کہ جسکو
باعتبار مقدمہ کی جلد ثانی کہا جاتا ہی وہ بھی چھپ

چکی اس مین ایک پارہ کی تفسیر ہے اوسی تقطیع کلان
پر تخمیناً تین سو صفحے مین سر صفحہ پر ایک کالم مین ہے
نیچے ترجمہ بامحاورہ پھر خط کھینچ کر اوسکی ترکیب نحوی
پھر جلی قلم سے لفظ تفسیر لکھکر اوسکے نیچے لکھے ہین
اسکے بعد مفسرین کے اقوال انمین سے قوی اور محکم کا
بیان اور ہر آیت کا پہلی آیت سے ربط اور شان
نزول بروایات صحیحہ اور علم معانی وبلاغت کے
متعلق ابحاث اور دیگر امور جو دیکھنے سے معلوم ہونگے
ہین اس جلد کی قیمت بی محصول للعہ ہین
تیسری جلد زیر نمبر ہے اور جو حامیان اسلام ان
سب جلدون کی قیمت پندرہ روپیہ پیشگی دیکر مود
کرتے ہین یا یونہی بطور مدد کتاب کے کمر عنایت
فرماتے ہین اونکے اسماے گرامی ٹیٹر پر چھپتے ہین
پس جو صاحب ہمدردی اسلام سے پیشگی قیمت
عطا فرمائین تو خاص مشتہر کے پاس بلا روک
بھیجین اور ہر جلد بھی قیمت بھیجنے سے مل سکتی ہی
چونکہ اسکے تمام جلدون کا چھاپنا بغیر امداد اہل اسلام
ناممکن ہی۔ پس دردمندان اسلام اس امر مین ہر
طرح کی مدد سے کوتاہی نکرین۔

محمد عبدالحق مفسر تفسیر آسمانی ومتولی مطبع محمدی حال وارد دہلی

اشتہار

کتبِ خاص مطبعِ محبِّ ہند دہلی واقع دریا گنج بر سبیلِ بہر
قیمتِ کتب مع محصول ڈاک (۱) ہندوستانی
مخزن المحاورات جس مین ہندی اردو کے ہر قسم کے
محاورے اور اصطلاحین دس ہزار کے قریب
بڑی تلاش اور جستجو سے جمع کر کے درج کئے گئے
ہین انکے ثبوت مین ناظمِ بے مثال اور ناثرانِ
باکمال کا کلام اور روزمرہ کے معنے خیز فقرے
اور ضرب الامثال پیش کئے گئے ہین اکثر
محاورون اور اصطلاحون کے وجہ تسمیہ اور
شانِ نزول بھی حتے الوسع بڑی تحقیق
و تدقیق کے ساتھ لکھے گئے ہین مولفہ لالہ جرنجی
لال صاحب دہلوی مؤلفِ اردو زبان کی ماہیت
و رسالۂ ہندوستانی فلولوجی و سابق اسسٹنٹ
ڈاکٹر فیلن صاحب بہادر مرحوم مؤلفِ
ہندوستانی و انگریزی ڈکشنریات قیمت
عمدہ کاغذ عیکا سریراپوری عمدہ سے ر
واعلیٰ للور محصول ڈاک و رجسٹری ۶ ر
(۲) اردو کی پہلی و دوسری کتاب
کی فرہنگ ۱ ر۔
(۳) اردو کے تیسری و چوتھی کی فرہنگ
فی ۱ ر۔
(۴) فرہنگ قصص ہند حصۂ اوّل و دوم
یہ تیار ہی ہے۔
(۵) جغرافیہ طبعی مؤلفہ راے لدارنا تھ صاحب
ایم اے ۰۵ ر۔
(۶) مراۃ جغرافیہ جہان کا مختصر جغرافیہ ۲ ر
(۷) جغرافیہ ہند حصۂ اوّل ۲ ر۔
(۸) رسالہ ہندوستانی فلولوجی ۱۴ ر۔ ۳ ر
(۹) رسالۂ مخزن المضامین مستند لوگون کے
جواب مضمون ۲ ر۔
(۱۰) تذکرہ کوئین وکٹوریہ قیصرِ ہند ۲ ر۔ ۳ ر
(۱۱) اردو زبان کی ماہیت ۸ ر
(۱۲) سیر الاولیا عکسی۔ ۔ ۔ ر محصول ڈاک
و رجسٹری ۶ ر۔
(۱۳) حضرت امیر خسرو دہلوی ہندو فیسر
کی پہیلیان ۰۲ ر۔
(۱۴) رسالہ سوال و جواب شہزادہ دارا
شکوہ و بابا لال داس برادگی ۲ ر۔
(۱۵) سکھڑ سہیلی ۲ ر۔
(۱۶) مکتوبات کلیمی ۰۶ ر۔
(۱۷) مرقعہ شریف ۰۴ ر۔
(۱۸) شرح قانون معاہدہ ایکٹ ۹۔
سنہ ۱۸۷۲ء عہ محصول ڈاک و رجسٹری
۶ ر۔ شرح قصاید بدر چاچر عیسیٰ ۔

المشتہر منجی و مطبع محمدی

در مطبع بحر الاسلام بگلوبانہ تمام محمد لطیف طبع شد ۱۳۰۴